Volume I
No. 14

S.P. I-14-74|(E)
400

THE SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, February 9, 1974

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	435—440
Deferred Starred Questions and Answers	440—455
Leave of absence	455—456
Standing Committee Report *Re* : The Centres of Excellence Bill, 1973	457
The Marketing of Petroleum Products (Federal Control) Bill, 1974—(Referred to Standing Committee)	458
The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974—(Referred to Standing Committee)	458—459

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price : Ps. 50.

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Saturday, February 9, 1974

The Senate of Pakistan met Assembly Chamber, Islamabad, at four of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Now we take up the questions. Khawaja Mohammad Safdar ?

ACCOMODATION AND WATER CHARGES

52. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister for Labour and Works be pleased to state :

(a) Whether he is aware of the fact that the Federal Government employees of Grade No. I, have been given Government accommodation free of cost ;

(b) whether it is a fact that no water charges were payable by the employees mentioned in (a) above right from 1947 till 1972 ;

(c) if the answer to (a) & (b) above be in the affirmative, what are the reasons due to which the water charges bills have now been sent to them ; and

(d) whether Government is considering the desirability of not charging water charges from the employees mentioned in (a) above; if not, the reasons therefor ?

Ch. Mohammad Hanif Khan : (Read by Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao).

(a) Yes.

(b) Yes. No water charges are realized from the Federal Government employees of Grade No. I at Karachi, Lahore, Quetta, Peshawar and Rawalpindi. In Islamabad, the supply of water was free of cost up to March, 1972. But with effect from April, 1972, the free supply was restricted to 4000 gallons per month.

(c) To eliminate the chances of wastage of water in Islamabad, it was decided to install meters and to charge @ Rs. 1.50 per thousand gallons for consumption beyond the free allowance of 4000 gallons per month from April, 1972.

(d) A proposal to increase the limit of free water consumption is under consideration.

خواجہ محمد صفدر : ضمنی سوال جناب ! کیا یہ امر واقع ہے کہ ابھی تک کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور، اور راولپنڈی میں گریڈ ون کے ملازمین سے پانی کا کرایہ نہیں وصول کیا جاتا؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : اس سوال کا جواب میں نے اپنے جواب کے جز (ب) میں دے دیا ہے کہ کرایہ وصول نہیں کیا جاتا لیکن اب وصول کیا جائے گا۔

خواجہ محمد صفدر : کیا اس کی کوئی خاص وجوہات ہیں کہ اسلام آباد میں کرایہ وصول کیا جانا شروع ہوا ہے؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : اس کی خاص وجوہات یہ ہیں کہ راولپنڈی اور اسلام آباد میں پانی کی کمی ہے۔ اسی غرض سے یہ طریقہ رائج کیا گیا ہے تاکہ پانی کے استعمال میں کمی اور بچت سے کام لیا جائے۔ کیونکہ یہ آپ کو پتہ ہے کہ جب تک خانپور ڈیم مکمل نہیں ہوتا یہاں پر پانی کی کمی رہے گی۔ اسی لئے یہ طریقہ رائج کیا گیا ہے۔

خواجہ محمد صفدر : کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ لاہور میں بھی پانی کی قلت ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں کے گریڈ ون کے ملازمین سے کرایہ وصول نہیں کیا جاتا؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : لاہور میں اتنی قلت نہیں ہے جتنی کہ اسلام آباد میں ہے۔

خواجہ محمد صفدر : محترم وزیر صاحب نے اپنے جواب کے حصہ (د) میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چار ہزار گیلن سپینے کی مقدار کو بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے۔ تو کیا میں محترم وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ مقدار کس حد تک بڑھانے کے لئے تیار ہیں یا سوچ رہے ہیں؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : وہ کمیٹی اس کا جائزہ لے گی۔ جس کمیٹی کے سامنے یہ تجویز زیر غور ہے۔ میں نے اس لئے کہا ہے کہ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ پانی کی تکلیف کو رفع کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس تکلیف کو بھی دور کیا جائے گا۔

خواجہ محمد صفدر : وہ کمیٹی کب معرض وجود میں آئی۔ جو اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے؟

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ : اس کے لئے مجھے نوٹس کی ضرورت ہے۔

خواجہ محمد صفدر : ابھی آپ نے کہا ہے کہ مجھے نوٹس نہیں چاہیئے تو کیا اب میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ چار ہزار گیلن کی مقدار ایک خاندان کے لئے کافی ہے؟ اس سے زیادہ کو وہ زیادہ سمجھتے ہیں یا اس سے کم کو کم سمجھتے ہیں؟

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ : بہر صورت چار ہزار گیلن کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جب یہ تجویز زیر غور آئی تو وہاں پر جتنے بھی لوگ موجود تھے انہوں نے اس مقدار کو کافی سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔

SUI GAS SUPPLY TO SARGODHA

54. ***Mr. Fazal-E-Ilahi Piracha:** Will the Minister for Fuel, Power and Natural Resources, be pleased to state when Sui Gas will be supplied to Sargodha ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : A special Project is under preparation by Sui Northern Gas Pipelines Limited for supply of gas to Sargodha on priority basis. Approximate date of its completion when finalised will be placed on the table of the House.

خواجہ محمد صفدر : کیا محترم وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ سرگودھا کے علاوہ کسی اور شہر کے لئے بھی خصوصی طور پر سوئی گیس پہنچانے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ میں خصوصی طور پر سیالکوٹ کے متعلق پوچھتا ہوں ؟

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ : جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سوال کا جواب تفصیل سے دوں۔ کیونکہ یہ سوال سینٹ میں پہلی بار آیا ہے۔ دراصل جتنی بھی سوئی گیس کمپنیاں ہیں انہوں نے ہمیشہ یہ طریقہ اختیار کیا ہے اور یہی کہتی ہیں کہ ہمیں تو انڈسٹریل اور کمرشل connections میں فائدہ رہتا ہے لیکن گھریلو ضروریات کے لئے ہمیں گیس کی سپلائی میں اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ جتنا کہ انڈسٹریل اور کمرشل use میں ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے گیس سپلائی کی جائے۔ اس فیصلہ کے تحت گیس کمپنیوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ گھریلو ضروریات کے لئے گیس سپلائی کرنے کو ترجیح دیں۔ اور اس میں کوئی بھی رکاوٹ نہ ڈالیں۔ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے اس سلسلے میں گیس کمپنیوں کو خاص ہدایات دی ہیں۔ سوئی ناردرن گیس کمپنی کو بھی ہدایت دی گئی تھی کیونکہ ان علاقوں کو گیس سپلائی کرنے کا کام سوئی ناردرن گیس کمپنی کا کام ہے۔ جب انہیں ہدایت دی گئی تو انہوں نے پنجاب اور سرحد کے بعض علاقوں کو گیس سپلائی کرنا اپنے چوتھے منصوبے میں شامل کر لیا۔ جو ان کا چوتھا پراجیکٹ ہے۔ اس کی تکمیل میں کافی وقت لگے گا۔ لہذا منسٹری آف فیول پاور اینڈ نیچرل ریسورسز نے ان کو خاص ہدایت دی کہ اس کو اپنے چوتھے پراجیکٹ سے نکال کر اس کے لئے خاص پروگرام تیار کریں تا کہ گھریلو ضروریات کے لئے گیس جلدی فراہم کی جا سکے۔ اس سلسلہ میں میں نے قومی اسمبلی میں بھی یہ جواب دیا تھا۔ میں نے گذارش کی تھی کہ میں اس کی لسٹ لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا تو اسی طرح میں اس کی فہرست لا کر سینٹ کے ممبران کی خدمت بھی پیش کر دوں گا۔ انہوں نے مجھے ایک ہفتے کا ٹائم دیا تھا۔ لیکن اب میں نے تین چار دن کی توسیع چاہی ہے۔ میں آپ کے سامنے وہ لسٹ لا کر پیش کردوں گا۔

خواجہ محمد صفدر : Supplementary Sir, - کیا محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ سیالکوٹ شہر جو کہ گھریلو دستکاریوں کا مرکز ہے جو کم و بیش سینتیس (۳۷) کروڑ روپے کا اپنے ملک کے لئے زرمبادلہ کماتا ہے۔ یہاں کی جانب سے بار بار مطالبہ کیا گیا ہے کہ گھریلو اور صنعتی ضروریات، دونوں پوری کرنے کے لئے load ہو رہا ہے، کیونکہ بجلی نہیں اور تیل میسر نہیں، تو کیا اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ سیالکوٹ کو بھی اس قسم کے منصوبے میں لائیں؟

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ: میں نے شہروں کا ذکر اس لئے نہیں کیا۔ میرا خیال تھا کہ جب فہرست آپ کے سامنے آ جائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا کہ جتنے بھی بڑے بڑے شہر ہیں خصوصاً جہاں پر آبادی زیادہ ہے۔ صنعتی ہیں۔ سب کو ترجیح دی جائے گی۔ سیالکوٹ اس سکیم سے باہر نہیں رہے گا۔

Sardar Mohammad Aslam : Supplementary Sir.

جناب چیئرمین: میں تو ڈر جاتا ہوں جب آپ ایسے بولتے ہیں۔

سردار محمد اسلم: اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے؟

جناب چیئرمین: آپ ڈرائیں تو میں کیا کروں۔ آپ ذرا آہستہ بولا کریں۔ میرے کان پھٹ رہے ہیں۔

سردار محمد اسلم: اچھا جی میں آہستہ بولوں گا۔

کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ہزارہ کو یہ گیس پائپ لائین سپلائی کی جا رہی ہے جہاں پر نئی آرڈی نینس فیکٹری بن رہی ہے؟

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ: جہاں تک ہزارہ کا تعلق ہے۔ اگر آپ technically پوچھیں تو ہزارہ کو گیس دی گئی ہے۔ حطار ضلع ہزارہ میں واقع ہے وہاں گیس پہنچائی جا رہی ہے۔ جہاں انڈسٹری قائم کی جا رہی ہے۔ Technically پوچھیں تو گیس پہنچائی جا رہی ہے اگر آپ مقام کا پوچھیں، تو آپ الگ پوچھ سکتے ہیں۔

سردار محمد اسلم: جناب یہ تو سیدھا سادھا سوال ہے۔ کہ حطار فیکٹری، جو کہ ضلع ہزارہ میں واقع ہے، اگر اس کو گیس فراہم کی جا چکی ہے تو اس کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ایبٹ آباد میں بھی گیس supply کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں کہ اس علاقہ کا نام لیں جن میں گیس سپلائی نہیں کی گئی ہزارہ کا لفظ تو جنرل لفظ ہے۔

سردار محمد اسلم: جناب والا! حویلیاں، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور یعنی ضلع ہزارہ میں کہیں بھی گیس سپلائی نہیں کی گئی۔

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ: جہاں تک آپ کے دوسرے شہروں کا تعلق ہے۔ حویلیاں، مانسہرہ یا ایبٹ آباد جہاں بھی technically اس کی ضرورت ہے سپلائی کی جائے گی۔ نیچرل گیس، جہاں ممکن نہیں ہے وہاں Fon Gas سپلائی کی جائے گی اور تمام علاقوں کی ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب شیر محمد خان: سپلیمنٹری سر۔ کیا جناب وزیر صاحب از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سوات میں بہت سا خام مال ہے لیکن صرف گیس نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کوئی فیکٹری نہیں لگائی جا سکی مثال کے طور پر مینگورہ کو لے لیجئے۔

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : سینگورہ کا جائزہ لیا جا چکا ہے۔ اس کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔
ابھی سوات اقتصادی لحاظ سے Economically اس قدر advance نہیں ہے کہ وہاں گیس پہنچائی جائے۔

Mr. Chairman : Will you resume your seat.

جناب کامران خان : گیس کی سپلائی لائین ڈالنے سے پہلے گیس کمپنیاں کن چیزوں کا خیال رکھتی ہیں؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ *: اب اس سوال کا تو کافی مرتبہ جواب دیا جا چکا ہے۔ یہ تو جنرل قسم کا سوال ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب گیس کمپنیاں گیس سپلائی کرتی ہیں۔ تو اس علاقے میں گیس سپلائی کرنے سے پہلے کمپنیاں یہ دیکھتی ہیں کہ وہاں پر اخراجات کتنے آئیں گے؟ گیس کا استعمال کتنا ہوگا؟ یہ سب چیزیں کمپنی گیس سپلائی کرنے سے پہلے دیکھتی ہیں۔ اور پھر کمرشل گیس کمپنیاں گیس سپلائی کرتی ہیں۔ جہاں کہیں کمپنیاں گیس کی سپلائی ضروری سمجھتی ہیں تو وہاں گیس سپلائی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔

ابھی تو اس حکومت کو اقتدار میں آئے ہوئے دو سال کا عرصہ ہوا ہے اور ابھی آپ بجلی اور سوئی گیس مانگتے ہیں۔ جبکہ حکومت بڑی تیزی سے کام کر رہی ہے اور ان حالات میں جو کہ آپ کے سامنے ہیں لیکن پھر بھی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس سے زیادہ کیا کیا جا سکتا ہے؟ میرے بھائی! اتنے قلیل عرصہ میں بجلی اور گیس کا بندوبست کرنا، یہ کوئی معجزہ نہیں ہے۔

جناب کامران خان : کیا حکومت کو علاقوں کی ضروریات کا احساس ہے؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : ہاں۔ حکومت کو اس کا خیال ہے۔ اور آئندہ بھی جس علاقے میں شدید ضرورت محسوس کی گئی وہاں گیس Supply کی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ گیس کمپنیاں جہاں بھی مناسب سمجھتی ہیں وہاں گیس پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔

جناب شیر محمد خان : سپلیمنٹری سر۔

کیا یہ امر واقع نہیں ہے کہ سوات میں گیس نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کارخانہ نہیں لگایا جا سکا۔ اگر "سیدو" میں گیس سپلائی کی جا سکتی ہے تو سوات میں بھی سپلائی کی جا سکتی ہے۔ اگر ہمارے علاقہ کے لوگ کراچی اور کوئٹہ میں کارخانے لگا سکتے ہیں تو سوات میں بھی کام کر سکتے ہیں۔

*Speech not corrected by the Honourable Minister.

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : اس کے لئے میں نے پہلے بھی جواب دے دیا ہے۔ کاسران صاحب نے بھی یہی سوال کیا تھا۔ اور آپ کا سوال بھی تقریباً اسی سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے لئے ایک جامع منصوبہ کی ضرورت ہے۔ Industries لگانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ گیس کی کتنی مقدار صرف ہو رہی ہے یہ تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لہذا اس کے لئے ایک جامع منصوبہ کی ضرورت ہے۔ اگر صوبائی حکومت ایسا کوئی منصوبہ تیار کرے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : خواجہ محمد صفدر۔

DEFERRED STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

(Questions originally set down for answers on 17-1-1974)

GOVERNMENT ADVERTISEMENT TO NEWSPAPERS

4. ***Khawaja Mohammad Safdar:** Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state whether there are any rules governing or the criteria applied for the placement of Government advertisements with the newspapers ?

مولانا کوثر نیازی (وزیر اطلاعات و نشریات، اوقاف و حج) : اخباروں میں سرکاری اشتہارات دینے کے لئے کوئی وضع کردہ قواعد نہیں ہیں۔ اشتہارت دینے کے سلسلے میں، اشتہار دینے والے متعلقہ محکموں اور تظیموں کی مقتفیات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جو عموماً متعلقہ علاقہ، متعلقہ علاقے کے لوگوں کی زبان اور محل وقوع اور اسی خاص علاقے میں اخبار کی اشاعت پر مشتمل ہوتی ہیں۔

5. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state :

(a) the names of daily newspapers, weekly, bi-weekly and monthly journals on which a ban has been imposed for the placement of Government advertisements and the respective dates of such ban in each case ; and

(b) the reasons for the imposition of such ban ?

مولانا کوثر نیازی : اشتہارات کی چھپائی کسی وضع کردہ قواعد کے مطابق نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے اخبارات اور رسالوں میں اشتہارات کی چھپائی پر پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وزارت اطلاعات و نشریات، اوقاف و حج نے سرکاری اشتہارات دینے کے لئے متعلقہ محکموں کو متعلقہ علاقہ کی زبان، کسی مخصوص علاقہ میں اخبار کی اشاعت اور اثرو رسوخ اور مؤکل محکمہ کی مفادات پر مشتمل واضع اپنے اصول دیئے ہیں، کوئی اخبار بحیثیت حق اشتہارات کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یہ محکمہ کی اپنی پسند کا فیصلہ ہوتا ہے کہ مؤکل محکمہ کے مفید ترین مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی بھی ذریعہ ابلاغ کا انتخاب کرے۔

خواجہ محمد صفدر: وہ کون کون سے اخبار ہیں جن کو اشتہار جاری نہیں کیا جا رہا ہے؟

سولانا کوثر نیازی: میں اس سوال کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں۔

خواجہ محمد صفدر: میں وزیر محترم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ امر واقع ہے کہ روزنامہ نوائے وقت۔جمہور New Times Aviation Times اور دیپک کو اشتہار نہیں دیا جا رہا۔

سولانا کوثر نیازی: صفدر صاحب نے جن اخبارات کا نام لیا ہے۔ ان میں سے کئی اخبارات تو ایسے ہیں۔ جو چھپتے ہی نہیں ہیں۔ ان میں سے کچھ ملتے ہوں گے۔ لیکن میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس سلسلہ میں کسی کے حق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خواجہ محمد صفدر: آپ کا جواب بھی آپ کا ہی ہو گا۔

سولانا کوثر نیازی: کسی ایسے پرچہ پر پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خواجہ محمد صفدر: حضور والا! میں محترم وزیر صاحب کی توجہ ۲۴ جنوری کو اخبارات میں چھپے ہوئے اس بیان کی طرف دلاتا ہوں جو ان کی طرف سے چھپا تھا۔ اور پھر اس سے پیشتر ۱۲ دسمبر کو اس سوال کا جو جواب سامنے آیا ہے میں آپ کی توجہ اسکی طرف مبذول کراتا ہوں اور پھر جواب پڑھتا ہوں۔ جواب یہ تھا کہ

Government's advertisements are not at present

سولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔ جناب والا یہ جو جواب دیا گیا تھا وہ withdraw کیا جا چکا ہے۔ Chair نے اس دن رولنگ دی تھی کہ یہ نہیں چھپے گا۔ اب خواجہ صاحب خواہ مخواہ اس کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ جواب میری غیر حاضری میں محکمے کے کلرکوں نے دیا اور ہم نے اسے withdraw کر لیا تھا۔

جناب چیئر مین: تو وہ جواب withdraw ہو چکا ہے۔

خواجہ محمد صفدر: کب اور کہاں؟

سولانا کوثر نیازی: یہیں سینٹ میں

خواجہ محمد صفدر: آپ نے حکم دیا تھا کہ اگر کسی سوال کا جواب ایوان میں نہ دیا جائے تو وہ اخبارات میں شائع نہیں ہو سکتا اس کے تحت اس روز چیئرمین صاحب نے فرمایا تھا کہ جن سوالات کے جواب آج نہیں دیئے گئے اخبارات انہیں شائع نہ کریں وہ حکم اس روز کے لئے تھا آج کے لئے نہیں rule ۵۴ یہ ہے کہ:-

[Khawaja Mohammad Safdar]

Rule 54: "Answers to questions which Ministers propose to give in the Senate shall not be released for publication until the answers have actually been given on the floor of the Senate or laid on the Table."

دونوں باتیں اس روز نہیں ہوئی تھیں ۔ چیئرمین نے اس قاعدے کے تحت اخبارات کو یہ کہا تھا کہ یہ جواب شائع نہ کریں ۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات میرے علم میں نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ حکم دیں تو یہ سوال پوچھا ہی نہیں جا سکتا ۔

جناب چیئرمین : ۲۴ جنوری کو میں یہاں نہیں تھا ۔ میری غیر حاضری میں ڈپٹی چیئرمین یا Presiding Officer تھے ۔ اس دن اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا تھا اور جواب دینے سے پہلے اس کو withdraw کر لیا گیا تھا ۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ یہ سوال پوچھا گیا تھا ، اور جواب دیا گیا تھا ۔ آپ اس کے برعکس دوسرا جواب دے رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں نے برعکس جواب نہیں دیا ۔

جناب چیئرمین : آج سیکٹری صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی جواب نہیں دیا گیا تھا اور اسے withdraw کر لیا گیا تھا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔ اب اس کا حوالہ دینا ٹھیک نہیں ہو گا ۔

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا سوال تو صرف میں ہی withdraw کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میں نے Answer کا ذکر کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : آپ نے کہا ہے کہ Question بھی نہ رہا اور Answer بھی نہ رہا ۔ جواب کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ جب کوئی document اس ایوان میں آ جائے تو وہ اس ایوان کی ملکیت ہو جاتی ہے ۔ حکومت اس کو واپس نہیں لے سکتی ۔ وہ سینٹ کی ملکیت ہو جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا؟

خواجہ محمد صفدر : وزیر صاحب دونوں بار یہاں موجود نہیں تھے ۔

جناب چیئرمین : اگر وزیر نہیں تھے تو پھر جواب بھی نہیں تھا ۔

خواجہ محمد صفدر : اگر میرے سوال کا جواب دیا جا چکا ہے تو دوسری بار میں وہی سوال چھ مہینے کے اندر نہیں پوچھ سکتا ۔ اس لئے میرا سوال pending رکھا گیا کیونکہ وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ پہلے وہ الیکشن کے سلسلے میں گئے تھے اور پھر جنوری میں حج کے لئے گئے تھے اس لئے دونوں مرتبہ یہ جواب نہ آیا ۔ تیسری بار آج یہ میرا حق ہے کہ جو documents مجھے اس سے پہلے ملے میں ان کا حوالہ دوں ۔ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ جواب صحیح تھا یا غلط ۔

جناب چیئرمین : آپ نے فرمایا ہے کہ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فلاں سوال کا جواب آیا تھا ۔ جب آپ کے سوال کا جواب ہی نہیں دیا گیا . . . . .

مولانا کوثر نیازی : جناب والا میں . . . .

جناب چیئرمین : میں خواجہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کہا ہے کہ میرا یہ حق ہے کہ میں ان سے پوچھوں کہ فلاں سوال کا جواب یہ آیا تھا ۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس سوال کا جواب کس نے دیا ہے . . . .

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں کہ سینٹ کے دفتر سے شائع شدہ Documents میرے پاس ہیں اس کے بعد بارہ دسمبر اور پھر ۲۴ جنوری کے Documents میرے پاس ہیں ۔ اگر وزیر صاحب جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس سوال کو ملتوی کر دیا جاتا میرے پاس جب اطلاع آ چکی ہے تو میں وہ اطلاع استعمال کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جواب دیا گیا ۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سوال پوچھا گیا تھا ۔ آپ کا یہ کہنا کہ میں وزیر صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ فلاں تاریخ کو میں نے یہ سوال پوچھا تھا اور اس کا جواب چھپا تھا ۔ آج آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں تاریخ کو یہ جواب دیا گیا تھا ۔ اور . . . . .

خواجہ محمد صفدر : آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ . . . . .

جناب چیئرمین : میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا کہ آپ مجھے ٹوکیں یا روکیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں نے کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ . . . .

جناب چیئرمین : ابھی میں نے پورا " ارشاد " نہیں فرمایا ۔ ممکن ہے کہ میرا یہ ارشاد آپ کی مرضی کے مطابق نہ ہو لیکن آپ کو مجبوراً سننا پڑے گا ۔ آپ نے کہا کہ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج انہوں نے یہ جواب دیا ہے حالانکہ ۲۴ جنوری کو میرے سوال کے جواب میں انہوں نے یہ کہا تھا ۔ اب آپ یہ پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کا پہلا جواب مختلف ہے . . . . .

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب مختلف نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : مختلف ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جواب میں فرق ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دن جواب نہیں دیا گیا اور پھر جواب دینے کا موقع ہی پیدا نہ ہوا کیونکہ انہوں نے withdraw کر لیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر : withdraw کیسے ہو گیا ۔ مجھے کوئی rule بتائیں میں ایسے نہیں مانوں گا ۔ حکومت کی طرف سے کسی سوال کا جواب سکریٹریٹ میں پہنچتا ہے تو اگر حکومت اس کو withdraw کر سکتی ہے تو مجھے بتائیں کہ کونسے rule کے مطابق ایسا ہو سکتا ہے ۔ مجھے ضابطہ بتائیں کہ کس ضابطے کے تحت یہ ممکن ہے؟

جناب چیئرمین : بات یہ ہے کہ وہ جواب ایوان میں پڑھ کر نہیں سنایا گیا تھا بلکہ صرف circulate کر دیا گیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر : انہوں نے کہا ہے کہ کسی نے ان کی غیر حاضری میں سکریٹریٹ کو یہ جواب بھیج دیا تھا ۔ اور انہوں نے اسے فوراً withdraw کر لیا تھا ۔

جناب چیئرمین : تو کیا سجدہ سہو نہیں ہوتا ؟

خواجہ محمد صفدر : نہیں ، یہاں نہیں ہو سکتا ! میں درخواست کروں گا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی قاعدہ قانون یا پارلیمانی روایات میں سے کوئی چیز بتادیں ۔ آج نہیں تو کل ، پرسوں اس کے متعلق کوئی لکھی پڑھی چیز مجھے بتا دیں ۔

جناب چیئرمین : آپ آج خلاف معمول میرے ساتھ تیزی کر رہے ہیں ۔ مجھے بولنے نہیں دیتے ۔

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب ۔ میں نے تو ایک گذارش کی ہے کہ آپ مجھے ایک رول بتا دیں ۔

جناب چیئرمین : آج آپ کچھ تیز معلوم ہو رہے ہیں؟

خواجہ محمد صفدر : آپ نے ایک positive بات کہی ہے ۔ میں اس رول کو criticize نہیں کرتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ حکومت اس کو withdraw کر سکتی ہے ۔ میں کہتا ہوں آپ مجھے کسی موقع پر آج نہ سہی ، کل ، پرسوں ترسوں کسی پارلیمنٹری پریکٹس کی کتاب میں سے بتا دیں کہ حکومت withdraw کر سکتی ہے ۔

جناب چیئرمین : تو آپ مجھ سے رول پوچھتے ہیں کہ کس رول کے تحت میں نے رولنگ دی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب ۔ میں نے اپنی بہتری کے لئے ، اپنے علم میں اضافے کے لئے یہ عرض کیا ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کسی دن میرے دفتر میں تشریف لائیں ، میں آپ کو بتا دوں گا لیکن آپ کو یہ حق نہیں ہے کہ آپ مجھ سے پوچھیں کہ اس رولنگ کی وجوہات کیا ہیں ۔ کیا آپ رولنگ کی وجوہات پوچھ سکتے ہیں؟

خواجہ محمد صفدر : نہیں پوچھ سکتا ۔ کیا میں ایک سپلیمنٹری پوچھ سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : ضرور پوچھیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں محترم وزیر صاحب سے ایک سیدھا سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ امر واقع ہے کہ روزنامہ نوائے وقت کو سرکاری اشتہار نہیں دیئے جاتے ؟

مولانا کوثر نیازی : میں اس کا اصولی جواب ، اس جواب کے اندر دے چکا ہوں ۔ اگر particularly کسی خاص اخبار، رسالے کے بارے میں انہیں سوال کرنا ہے تو اس کے لئے نوٹس درکار ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جو معیار انہوں نے اشتہارات جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ زبان اور وہ علاقہ جہاں کہ اس اشتہار کے جاری ہونے کی افادیت پیدا ہو سکتی ہے ۔ تو کیا " نوائے وقت " کی زبان اس ملک کے لوگ سمجھتے ہیں اور کیا اس کا دائرہ اشاعت ایسا ہے کہ اس میں اشتہار دیئے جائیں ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے آپ کو جواب دیا کہ اگر آپ کسی خاص اخبار ......

خواجہ محمد صفدر : میں نے پہلے کے متعلق نہیں پوچھا ۔ میں نے نیا سوال پوچھا ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ نے مجھے پھر روک دیا ہے ۔ حالانکہ میں کبھی آپ کو روکتا ٹوکتا نہیں ہوں ۔

Khawaja Mohammad Safdar : I am very sorry.

جناب چیئرمین : جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ اگر کسی خاص اخبار کی بابت پوچھنا ہے تو مجھے نوٹس چاہئے ۔

خواجہ محمد صفدر : وہ بات ختم ہو گئی ہے ۔ اس کو چھوڑیں ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب وزیر محترم نے ایک معیار ارشاد فرمایا ہے کہ حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے کہ کس اخبار کو دے یا نہ دے ۔ دوسرا اختیار انہوں نے یہ بتایا ہے کہ کس زبان میں اخبار چھپتا ہے اور کونسے علاقے میں اس کی اشاعت ہے ۔ اس پر مبنی ہے کہ کس کو اشتہار دیئے جائیں یا نہ دیئے جائیں ۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا نوائے وقت " کی زبان اور " نوائے وقت " کی اشاعت اس ملک میں ایسی ہے کہ اس کو اشتہارات دیئے جائیں یا نہ دیئے جائیں ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ۔ میں ایک معیار ......

سردار محمد اسلم : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ صبح سے ایک ہی سوال پر بحث ہو رہی ہے ۔ ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ محض ایک اخبار کی مشہوری کے لئے سوال پوچھنے کے privilege کو ایک فورم کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے ۔

Khawaja Mohammad Safdar : I am very sorry, Sir, I take exception to this remark that the time of the House is being wasted. I am not here to waste the time of the House and I am not wasting my energy and my breath for this purpose.

Sardar Mohammad Aslam : Honourable member may not be wasting his time, but he is wasting the time of the House.

ایک ہی سوال پر بحث ہو رہی ہے ۔ اور بھی سوالات ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر: آپ اپنی حکومت سے پوچھیں جس میں اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ جو کام کرتے ہیں اس کا اقرار کریں ۔ حکومت سے پوچھیں، مجھ سے نہ پوچھیں!

جناب چیئرمین: آپ اتنی دور نہ جائیں میں نے کہہ دیا کہ یہ فیصلہ میں نے کرنا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی*: جناب میں جواب دے رہا ہوں ۔ جہاں تک اشتہارات کے دینے کے معیار کا تعلق ہے جس پر وزارت اطلاعات عمل کر رہی ہے وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اگر خواجہ صاحب "نوائے وقت" کے بارے میں میری رائے پوچھنا چاہتے ہیں تو بحیثیت جرنلسٹ، میں اخبار کا بڑا قدر دان ہوں ۔ تحریک پاکستان میں اس کی خدمات کا معترف ہوں لیکن اگر آپ اس کو اشتہارات دینے کے معیار کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو مجھے اس کے لئے نوٹس چاہیئے ۔

خواجہ محمد صفدر: میں نے بطور وزیر آپ سے پوچھا ہے ۔ اگر بطور صحافی پوچھنا ہوتا تو میں ایوان سے باہر بھی پوچھ سکتا تھا ۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے نوٹس چاہیئے ۔

Khawaja Mohammad Safdar: As your please Sir.

جناب چیئرمین: راؤ صاحب میری طرف بار بار دیکھ رہے ہیں کہ یہ تو ۲۱۳ سپلیمنٹری ہو گئے ہیں ۔ وہ تو تین سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتے ۔ میرے خیال میں بہت کچھ ہو گیا ہے ۔

(Question originally set down for anwser on 24-1-1974 but was deferred.)

STATE CONTROL OF PROCUREMENT AND DISTRIBUTION OF NEWSPRINT

6. ***Khawaja Mohammad Safdar:** Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state the reasons for the State control of the procurement and distribution of newsprint?

مولانا کوثر نیازی (وزیر اطلاعات و نشریات): سرکاری کنٹرول کے تحت اخباری کاغذ کے حصول اور تقسیم کا مقصد یہ ہے کہ مناسب قیمتوں پر اخباروں کو اخباری کاغذ کی ترسیل کی ضمانت دلائی جائے جیسا کہ محترم رکن کو معلوم ہے کہ پاکستان میں اخباری کاغذ کی ضرورت کو مشرقی پاکستان میں کھلنا ملز سے پورا کیا جاتا تھا ۔ ۱۹۷۱ء کے ناخوشگوار حالات کے نتیجے کے طور پر مشرقی پاکستان سے اخباری کاغذ کی ترسیل منقطع ہو گئی ۔ اخبارات کو بالکل بند ہونے سے بچانے کے لئے حکومت کو قومی المیہ کے موقع

*Speech not corrected by the Honourable Minister.

پر اخباری کاغذ کی حصول اور تقسیم کی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑا ۔ اس اقدام نے اخباری کاغذ کی نہ تقسیم کی منصفانہ تقسیم کے ضمانت دلا دی ہے اور قیمتوں کا معیار برقرار رکھنے اور ذخیرہ اندوزی اور ناجائز فروخت کی روک تھام میں کافی مدد دی ہے ۔ وگرنہ دنیا بھر میں اخباری کاغذ کی قلت کی وجہ سے نجی کاروبار میں مناسب قیمتوں پر اخباری کاغذ کی حصول ایک مشکل امر بن جاتا ۔ حکومت اخبارات کو اخباری کاغذ بغیر کسی سود کے مہیا کر رہی ہے ۔ اخبارات کو کاغذ اس قیمت پز دیا جا رہا ہے جس پر اسے خریدا گیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر: کیا وزیر محترم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کاغذ پر حکومت کے اس کنٹرول کی وجہ سے کئی ایک اخبارات کو بند کرنا پڑا جب کہ ان کا کوٹہ حکومت نے بعض وجوہات کی بناء پر بلکہ بعض سیاسی وجوہات کی بناء پر کم کر دیا ۔

مولانا کوثر نیازی: یہ بالکل بے بنیاد قیاس ہے ۔

خواجہ محمد صفدر: حضور والا ! میں ایک اور سپلیمنٹری محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کیا وہ ارشاد فرمائیں گے کہ اگر پرائیویٹ سیکٹر میں کاغذ کی درآمد کی اجازت دی جائے تو اس سے اخبارات کو کاغذ کا ملنا آسان ہو جائے گا ۔ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کے کنٹرول میں رہے ۔

مولانا کوثر نیازی: نہیں ۔ اس کا جواب پہلے ہی میرے جواب میں آ چکا ہے اور خواجہ صاحب از راہ کرم کوئی مثال بھی ، جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا ، پیش کریں اس الزام کی جو انہوں نے اپنے پہلے ضمنی سوال میں عائد کیا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر: جناب والا! اس سلسلہ میں اگر میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ جو کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے اس کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں، یہ محض اخبارات پر کنٹرول کرنا چاہتے ہیں اور اخبارات کو اپنے قبضے میں لینے کے لئے اس قسم کے اقدامات کئے گئے ہیں ۔

مولانا کوثر نیازی: یہ بالکل بے بنیاد ہے ۔

جناب چیئرمین: خواجہ صاحب اگر منسٹر صاحب جواب دیں تو آپ کو حق نہیں ہے کہ اٹھ کر ان سے جھگڑنے لگیں اور اس سپلیمنٹری پر بحث کرنے لگیں ۔

خواجہ محمد صفدر: یہ تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ غلط ہے ۔

جناب چیئرمین: یہ بھی نہیں کہہ سکتے ۔ کسی اور موقع پر کہہ سکتے ہیں ۔

This is not a Supplementary.

خواجہ محمد صفدر : اچھا جناب -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ وہ چیلنج کیسے کر سکتے ہیں؟ اگر وہ جواب غلط ہے تو ثابت کریں - نہیں تو الفاظ واپس لیں - اور اگر غلط ہے تو اس سلسلے میں مقدمہ چلائیں - باہر جا کر عدالت میں ثابت کریں -

جناب چیئرمین : میں نے ان کو خاموش کروا دیا ہے -

مولانا کوثر نیازی : سوال یہ ہے کہ اگر اس بات پر قائم ہیں کہ جواب غلط ہے تو ثابت کریں -

GOVERNMENT BAN ADVERTISEMENT TO CERTAIN NEWSPAPERS

15. ***Khawaja Mohammad Safdar:** Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state the reasons for the ban imposed on certain newspapers for the placement of Government advertisements, as reported in the Press on the 19th of October, 1973 ?

Maulana Kausar Niazi : The reply to this Question has already been covered in the reply to Honourable Member's Question No. 5.

مولانا کوثر نیازی : اس سوال کا جواب محترم رکن کے سوال نمبر ۵ میں آ چکا ہے -

خواجہ محمد صفدر : کیا یہ امر واقع ہے کہ پاکستان اکنامسٹ ، جمہور ، نوائے وقت وغیرہ وغیرہ اخبارات کو وہ اشتہارات نہیں دے رہے ہیں -

مولانا کوثر نیازی : وغیرہ وغیرہ نامی اخبارات جاری نہیں ہیں - اس ملک میں جہاں تک اخباروں کے انہوں نے نام لئے ہیں - ہمارے ہاں اشتہارات پر پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(Questions originally set down for anwser on 31-1-1974)

TULLO VANASPATI GHEE

32. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the despatch of Tullo Vanaspati from Sind to the Punjab is banned since August, 1973, and if so, the reasons therefore ;

(b) whether it is a fact that the requirements of the N.W.F.P. for Vanaspati Ghee are being met by the despatch of Tullo Vanaspati from Sind to the N.W.F.P.; and

(c) if reply to (b) above be in the affirmative, whether it will not be cheaper to meet the requirements of N.W.F.P. from the Punjab based Vanaspati Mills, and to supplement the supplies of Vanaspati to the Punjab by despatching Tullo Vanaspati from Sind ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (Read by Mr. Khurshid Hasan Meer)

(a) In August, 1973 due to acute shortage of vegetable ghee Provincial quotas were fixed for movement of ghee from one Province to the other on Government to Government account and restrictions on inter-Provincial movement otherwise were imposed.

(b) Tullo is one of the brands of vegetable ghee which is released by the Provincial Government from factories in Sind for supply to the N.W.F.P.

(c) As the production of vegetable ghee has increased, restrictions on the inter-provincial movement of vegetable ghee have since been removed. The question therefore does not arise.

TEXTILE MILLS

33. ***Khawaja Mohammad Safdar** : Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) the number of textile mills installed in the Provinces of the Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan, respectively upto the 31st December, 1973;

(b) the number of spindles and looms separately in the textile mills mentioned in (a) above ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (Read by Mr. Khurshid Hasan Meer)

(a) The number of textile mills other than small powerloom factories installed in the provinces of Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan are as follows :—

Punjab	50
Sind	87
N.W.F.P.	10
Baluchistan	1

(b) The number of spindles and looms established in the textile mills in the provinces of Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan are as follows :—

Punjab :	Spindles	12,67,198
	Looms	13,834
Sind :	Spindles	17,99,282
	Looms	14,239
N.W.F.P.	Spindles	1,86,984
	Looms	1,413
Baluchistan ;	Spindles	12,400
	Looms	—

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : آپ کا کہنا بالکل بجا ہے ۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ ملک کی دوتہائی پیداوار پنجاب میں ہوتی ہے ۔ مگر اس سے پہلے یہ کارخانے دو جگہ پر لگائے تھے ۔ پبلک سیکٹر میں لگائے گئے تھے ۔ اس سلسلہ میں انڈسٹریل لحاظ سے صوبائی حکومت جو بھی فیصلہ کرتی ہے ۔ وفاقی حکومت کو اس پر لائسنس دینے میں کوئی بھی عذر نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : کیا یہ سمجھا جائے کہ پنجاب کی حکومت اگر سفارش کرے تو مرکزی حکومت لائسنس دینے کے لئے تیار ہے؟

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : یہاں صوبائی حکومت جو بھی فیصلہ کرتی ہے وفاقی حکومت اس کو ماننے مین عذر نہیں کرتی ۔

HAJ PILGRIMS

34.* **Haji Syed Hussain Shah :** Will the Minister for Information, Broadcasting, Auqaf & Haj be pleased to state :

(a) the number of intending Haj pilgrims who were not allowed or failed to take permission to proceed to Saudi Arabia by land route to perform Haj during 1972 ;

(b) whether it is a fact that a great number of such intending Haj Pilgrims have not yet received back their application fee of Rs. 700/- each, which they had sent in the form of Bank Draft to Port Haj Officer, Karachi, alongwith their applications ; and

(c) if reply to (b) above be in the affirmative, the reasons as to why these intending Haj Pilgrims were not paid their application fee which under ordinary law they were entitled to receive back immediately after their applications were rejected.

مولانا کوثر نیازی :

(الف) تقریباً ۱۸۵ خواہشمند حجاج جنہوں نے خرچہ سفر کی مکمل رقم داخل نہیں کرائی تھی ، سال ۱۹۷۲ء کے دوران فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے خشکی کے راستے سعودی عرب نہ جا سکے۔ ان تمام افراد کے لئے جنہوں نے خشکی کے راستے خرچہ سفر کی مطلوبہ رقم داخل کرائی تھی ۔ کاروان میں نشستیں مخصوص کرا دی گئیں تھیں ۔ مجموعی طور پر تقریباً دو ہزار درخواستدہندگان کو بحری جہازوں سے انحراف کی وجہ سے خشکی کے راستے بھیجا گیا ۔

(ب) نہیں جی ۔ ۷۰۰ روپیہ ابتدائی داخلہ تھا جو درخواست کے ساتھ جمع کرانا تھا ، اور بقایا رقم بعد میں ادا کرنی تھی ۔ ایسے ۱۸۵ واقعات میں سے ۱۰۶ معرض التواء میں پڑے ہیں ۔ جسکی حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ٹرانسپورٹروں سے فیصلہ کرے ۔

(ج) ان افراد کو مختلف ٹرانسپورٹروں کے درمیان بانٹ دیا گیا تھا جنہوں نے ان کی داخل شدہ رقم جمع کرا لی مگر وہ کسی نہ کسی وجہ سے ان عازمین حج کو نہ لے جا سکے۔ بعد میں جب ان افراد سے رقم کی واپسی کے مطالبے محصول ہوئے تو ان کے معاملات کو ٹرانسپورٹرز کے ساتھ اٹھا لیا گیا۔ جب ان ٹرانسپورٹرز نے رقوم کے معاملات سلجھانے کے لئے پیش کئے۔ ایسے ۱۸۵ معاملات تھے۔ جہاں واپسی رقم باقی سمجھی گئی۔ اب تک ۷۹ ایسے معاملات سلجھائے گئے ہیں۔ باقی ماندہ کے لئے قانونی چارہ جوئی کے بشمول مختلف اقدامات کئے گئے تاکہ ٹرانسپورٹرز سے دعوی داروں کی رقم واپس لی جائے۔

حاجی سید حسین شاہ : کیا میں محترم وزیر حج و اوقاف سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں۔ کہ حکومت کس قانون کے تحت عازمین حج کے initial deposit کو اپنے منظور نظر ٹرانسپورٹرز کے حوالے کرتی ہے۔ اور کیا یہ امر واقع نہیں ہے کہ حکومت اس وقت ان ٹرانسپورٹروں کو ......؟

جناب چیئرمین : آپ نے دو سوال ایک ساتھ پوچھے ہیں۔ ایک ضمنی سوال ایک وقت میں پوچھئے!

حاجی سید حسین شاہ : حکومت کس قانون کے تحت عازمین حج کے Initial Deposit ٹرانسپورٹرز کے حوالے کرسکتی ہے؟

جناب چیئرمین : وہ منظور نظر آپ نے حذف کر دیا!

سولانا کوثر نیازی : میں نہیں سمجھا۔ سوال کیا ہے؟

جناب چیئرمین : انہوں نے یہ دریافت فرمایا ہے کہ حکومت نے کس قانون کے تحت، رول کے تحت، عازمین حج سے روپیہ لے کر ٹرانسپورٹروں کے حوالے کیا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : ٹرانسپورٹروں کو ادائیگی کے جو قواعد وضع کئے گئے ہیں۔

جناب حاجی سید حسین شاہ : initial deposit کی رقوم کو کس قانون کے تحت حکومت نے ٹرانسپورٹروں کے حوالے کیا؟

سولانا کوثر نیازی : شاید موصوف کے علم میں نہیں کہ بیشتر عازمین حج نے، جو خشکی کے راستے جانے والے تھے انہوں نے ٹرانسپورٹروں کے ذریعہ رقوم جمع کرائیں تھیں۔

حاجی سید حسین شاہ : وہ عازمین حج جنہوں نے براہ راست ڈرافٹ کی شکل میں اپنی درخواست کے ساتھ ساتھ initial deposit داخل کر دیئے تھے - ان کے متعلق میں سوال کرتا ہوں ؟

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ جن عازمین حج نے بلاواسطہ حکومت کو وہ ابتدائی رقوم جو جمع کرائی تھیں وہ ٹرانسپورٹروں کو کیوں دی گئی ہیں ؟

مولانا کوثر نیازی : میں معلوم کرکے بتا سکوں گا -

حاجی سید حسین شاہ : کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ وزیر صاحب کب یہ اطلاع دے دیں گے ؟

مولانا کوثر نیازی : جلد سے جلد - پرسوں تو میں ہوں گا نہیں اب ۱۲ کو میں کر سکوں گا -

جناب چیئرمین : کم از کم دوسرے حج کے موقع سے پہلے پہلے انہیں جواب دے دینا چاہیئے -

مولانا کوثر نیازی : ویسے یہ آپ کو علم نہیں ہے کہ یہ سوال ڈیڑھ سال کے بعد ہوا ہے کیونکہ یہ اس سال کا سوال نہیں ہے - یہ سال ۱۹۷۳ء کے بارے میں ہے -

SUI GAS TO QUETTA

35. ***Haji Syed Hussain Shah :** Will the Minister for Fuel, Power and Natural Resources be pleased to state whether extension of Sui Gas to Quetta and other easily accessible areas of Baluchistan is under the consideration of the Government for the purpose of industrialisation of this undeveloped province ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : No. However, arrangements are being made to supply air-mixed liquefied petroleum gas to Quetta.

حاجی سید حسین شاہ : جناب سوال یہ تھا کہ کیا کسی منصوبے کے تحت صنعتی اغراض کے لئے، سوئی گیس بلوچستان میں سپلائی کی جائے گی؟ اور جناب وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے وہ ہوا کی آمیزش شدہ مائع پٹرولیم گیس کے متعلق ہے جو گھریلو استعمال کے لئے کوئٹہ کو سپلائی کی جا رہی ہے -

جناب حیات محمد خان شیرپاؤ : آپ نے جو سوال کیا تھا اس کے مطابق میں نے درست جواب دیا ہے - آپ کا سوال تھا کہ کیا کوئٹہ اور دوسرے باآسانی قابل رسائی علاقوں میں سوئی گیس پہنچانے کا انتظام حکومت کے زیرغور ہے میں نے کہا با آسانی نہیں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں تک کوئٹہ کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں پر Air mixed petroleum gas plan لگ رہا ہے جو جون ۱۹۷۴ء تک لگ جائے گا - اس کے علاوہ بلوچستان میں دو علاقے ڈیرہ اور بیلا ایسے ہیں جہاں پر صوبائی حکومت صنعت کو فروغ دینا چاہتی ہے ان

علاقوں میں قدرتی گیس سپلائی کرنے کا جائزہ لیا جا رہا ہے - اور یہ سکیم حکومت کے زیر غور ہے-

NATURAL GAS EXTENSION TO PUNJAB

36. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister for Fuel, Power and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether the Federal Government has prepared any scheme for extending the supply of natural gas to any town or towns in the Punjab, other than those already receiving such supplies, during the current financial year ; if so, the names of those towns ; if not the reasons for not preparing such scheme ; and

(b) whether it will be possible for the Federal Government to include the town of Sialkot in the scheme mentioned in (a) above ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (a) No. The Scheme for extending supply of natural gas to the towns Sheikhupura, Wazirabad, Sialkot, Gujrat and Sargodha is under consideration. The revised date of accelerated completion when received will be placed on the table of the House.

(b) No reply is necessary in view of reply to (a) above.

Mr. Chairman : Next question please.

VARIOUS INDUSTRIES IN EACH PROVINCE AND THEIR ANNUAL PRODUCTION

37. ***Mr. Kamran Khan :** Will the Minister for Industries be pleased to state the small medium and large size industries operating in each province at present and the value of their annual production separately ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (Read by Mr. Khurshid Hasan Meer)

Attention is invited to the answer given to Starred Question No. 19 at the sitting of the Senate on 12th December, 1973. The information is being collected as expeditiously as possible and will be placed on the table of the House as soon as practicable.

Mr. Kamran Khan : I had given notice of this question in the month of November and during the December session the Minister gave a categorical answer that the information will be supplied to the House during that session. That session was prorogued. Now, the Minister wants some more time. They have got a full-fledged Central Ministry and I do not understand how they have failed to collect the information.

Mr. Chairman : You know that Mr. Sherpao is replying on behalf of another Minister.

Mr. Kamran Khan : I am fully aware of that.

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : I can reply.

Mr. Kamran Khan : It is not his department and he may not have the required information. This is a very important question and the information should have been on finger tips.

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ : آپ کے سوال کا جواب یہاں پیش کرنے میں دیری واقع ہوئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سوائے ان انڈسٹریز کہ جو پی - آئی - ڈی - سی کی direct تحویل میں ہیں ، زیادہ تر انڈسٹریز صوبائی حکومتوں کی تحویل میں ہیں - اس لئے جو سوالات ان انڈسٹریز کے متعلق ہوں جو صوبائی حکومتوں کی تحویل میں ہوں ، تو ان کے جوابات کے سلسلے میں صوبائی حکومتوں سے رجوع کرنا پڑتا ہے - صوبائی حکومت سے آپ کے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس میں وفاقی حکومت کا کوئی قصور نہیں - صوبائی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سوال کا جواب جلد از جلد فراہم کریں اور جب جونہی جواب آ جائے گا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا - جواب دینے میں تاخیر کی قصوروار وفاقی حکومت نہیں - اس سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی -

TUBE WELLS INSTALLED

38. ***Mr. Zulifiqar Ali Jamote :** Will the Minister for Fuel, Power and Natural Resources be pleased to state in a tabular form :

(a) the number of tube-wells installed by the Government in the Punjab and Sind from 1960 to 1973 ; and

(b) the present policy of the Government for further installation of tube-wells in the four provinces ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (a) A statement is placed on the table of the Senate.

(b) The present Government is according due importance to the problems of water logging and salinity. In compliance with the Prime Minister's directive to tackle the problem on priority basis an Accelerated Programme of Water-logging and Salinity Control has been drawn up to deal with the problem on a national leavel. The implementation of the programme will commence from 1974-75.

Installation of tubewells by private sector is being encouraged by giving handsome subsidies and credit facilities.

39. ***Mr. Zulfiqar Ali Jamote :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) Whether there are any proposals for setting up agro-based Industries ; and

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, what are various projects and where are they proposed to be set up ?

Mr. Khurshid Hasan Meer : (a) Yes.

(b) A statement is placed on the table of the House showing project proposals which are under varying stages of consideration.

40. ***Mr. Zulfiqar Ali Jamote :** Will the Minister for Fuel, Power and Natural Resources be pleased to state :

(a) the total area in acres effected by water-logging and salinity in Sind and the Punjab ;

(b) the acreage lost to water-logging and salinity every year ; and

(c) the measures being taken for reclaimation ?

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : (a) :

	SIND	PUNJAB
(i) Area affected by water-logging in lakh acres	80	94
(ii) Area affected by severe salinity in lakh acres	48	29
(iii) Area slightly to moderately saline in lak acres	83	67

(b) Exact information is not available. Estimates very between 70,000 and 100,000 acres.

(c) Tube-well, surface drainage and tile drainage projects are being planned as a part of the Accelerated programme of Water-logging and Salinity Control.

STATEMENT TO QUESTION NO. 38 (SENATE)

NUMBER OF TUBEWELLS INSTALLED WAPDA**

Year	Sind	Punjab	Sind (Irrigation Deptt)	Punjab (Irrigation Deptt)	Total
1960-61	—	917	—	11	928
1961-62	—	244	—	—	244
1962-63	—	655	—	—	655
1963-64	—	52	—	—	52
1964-65	—	138	—	—	138
1965-66	—	380	—	58	438
1966-67	165	990	—	444	1599
1967-68	375	1023	—	244	1642
1968-69	—	1174	65	199	1438
1969-70	—	562	50	42	654
1970-71	566	345	—	2	913
1971-72	—	—	—	—	—
1972-73	16*	—	—	—	16
Total ..	1122	4680	115	1000	8717

*Upto December, 1973.

**Excluding those installed by private sector.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : Leave application. This is a leave application submitted by Mr. Zamarud Hussain, Senator, Baluchistan. He begs leave from the Senate session due to the fact that he has been arrested and confined to jail in Quetta since August 1973.

Do you grant him leave ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : Leave granted. Mr. Rafi Raza.

STANDING COMMITTEE REPORT RE : THE CENTRES OF EXCELLENCE BILL, 1973

Mr. Rafi Raza : I beg to present the report of the Standing Committee on the Bill to provide for the establishment of centres of excellence in the universities for conducting high level teaching and research [The Centres of Excellence Bill, 1974.]

Mr. Chairman : The Report of the Standing Committee is presented.

جناب محمد ہاشم خان غلزئی : (قائد حزب اختلاف) - اس سے پہلے آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے - میں نے بلوچستان کے متعلق سوال اٹھایا تھا - چونکہ قومی اسمبلی میں بلوچستان کے مسئلے پر بحث کے لئے تاریخ مقرر ہو چکی ہے - اور چونکہ بلوچستان کے زیادہ تر ممبر جیلوں میں ہیں اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ سینٹ میں بھی بلوچستان کے مسئلے پر بحث کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی جائے اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ Senate میں اس مسئلے پر بحث کے لئے کوئی تاریخ مقرر کریں - اگر آپ تاریخ مقرر نہیں کر سکتے تو joint sitting کے لئے کوشش کریں اور ہمیں Monday تک اطلاع دے دیں -

راؤ عبدالستار : (قائد ایوان) - میں آپکی خدمت میں عرض کروں گا کہ نیشنل اسمبلی کا ایک وفد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کی قیادت میں بلوچستان کے حالات کا بغور جائزہ لینے کے لئے گیا تھا - اس لئے جب وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ آ جائیں گے تو ان سے کوئی ٹائم fix کر لیں گے- یہاں بھی بحث ہو جائے گی -

جناب محمد ہاشم خان غلزئی : جناب والا - سینٹ کو یہ اختیارات بھی ہیں کہ بلوچستان کے موضوع پر سینٹ میں بحث کی جائے - ایوان کو یہ حق حاصل ہے - یا اسے joint sitting میں رکھا جائے جیسے Foreign Policies پر بحث ہوئی تھی - اور اس کی تاریخ مقرر ہو گئی تھی - جناب چئیر مین - یہ مسئلہ بڑا ضروری ہے - نیشنل اسمبلی اس پر بحث کرے گی - ہم صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں - بلوچستان کے مسئلہ پر بحث ہونی چاہئے -آپ High Authority سے تاریخ مقرر کروائیں joint sitting میں بلوچستان کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے -

جناب چئیر مین - یہ جو آپ نے بحث کے لئے تاریخ مانگی ہے -میں تو یہاں نہیں تھا - بلوچستان کے مسئلہ پر بحث کے متعلق اتنا جانتا ہوں کہ کسی مرحلہ پر یہ بھی کہا گیا تھا کہ وزیراعظم صاحب کسی تاریخ کو بیان دیں گے- اسکے بعد نیشنل اسمبلی میں تاریخ مقرر ہو گی - اگر وہ مناسب سمجھیں گے تو وہ تاریخ بھی مقرر کر دیں گے- روایات بھی یہی ہیں - ہمیں وزیراعظم کے بیان تک انتظار کرنا چاہئے - وہ بیان دے دیں گے- پھر اگر نیشنل اسمبلی کوئی خاص دن مقرر کر دے- تو پھر وزیر متعلقہ سے مشورہ کر کے بتاؤں گا- کہ یہ بحث پارلیمنٹ کے دونوں اجلاسوں میں ہونی ہے یا joint sitting میں -

Mr. Chairman : Now we take up legislative business.

THE MARKETING OF PETROLEUM PRODUCTS (FEDERAL CONTROL) BILL, 1974

Mr. Hayat Mohammad Sherpao : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to provide for the management and development of marketing facilities in petroleum products [The marketing of Petroleum Products (Federal Control) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

> "That the Bill to provide for the management and development of marketing facilities in petroleum products [The Marketing of Petroleum Products (Federal Control) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, to be taken into consideration."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed. May I read my amendment Sir ?

Mr. Chairman : You read your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That the Marketing of Petroleum Products (Federal Control) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

Mr. Chairman : The motion is :

> "That the Marketing of Petroleum Products (Federal Control) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

(Interruption)

Mr. Chairman : Since the Minister concerned and the mover of the amendment both have agreed for the reference of this Bill to the Standing Committee concerned, so I ask the House should this Bill be referred to the Committee ?

Hon. Members : Yes.

Mr. Chairman : The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

Mr. Chairman : Now item No. 6.

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : On behalf Sir.

THE PAKISTAN MARITIME SHIPPING (REGULATION AND CONTROL) BILL, 1974

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : Sir, I beg to move :

> " That the Bill to regulate the operation and future development of the maritime shipping [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into Consideration. "

Mr. Chairman : The motion moved is :

> " That the Bill to regulate the operation and future development of the maritime shipping [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into Consideration. "

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed Sir.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> " That the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned. "

Mr. Chairman : The motion by Khawaja Safdar is :

> " That the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned. "

Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao : Accepted.

Mr. Chairman : The question before the House is.

> " That the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned. "

Mr. Chairman : The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

Mr. Chairman : There is no further business on the Orders of the Day. What makes you uneasy ?

Rao Abdus Sattar : The National Assembly is meeting on Monday throughout the whole day. So the whole House can meet on Tuesday at 10.00 a.m.

Mr. Chairman : So the House stands adjourned to meet again on Tuesday at 10.00 a.m.

(The House was adjourned to meet again on **Tuesday the 12th February, 1974,** at ten of the clock in the morning).

PCPPI—1242/Senate—1-8-1975—400.